نوٹس

12

پرفارمنگ آرٹس: موسیقی، رقص اور ڈرامہ

موسیقی، رقص، ڈرامہ، لوک تھیٹر یا کٹھ پتلی کا تماشہ ہو، ہمارے ملک ہندوستان میں کسی چیز کی کمی نہیں۔ واہ! کوئی ڈھول بجا رہا ہے (موسیقی آلہ) اور جب موسیقی کی آواز گونجتی ہے تو ہم یہ دیکھنے کے لیے بے چین ہو جاتے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے، جیسے کہ لوہری کا تہوار، جو ہمارے ملک کے شمالی حصہ پر ہر سال 13 جنوری کو منایا جاتا ہے، لوگ جوش وخروش کے ساتھ ناچتے اور گاتے ہیں۔ ان رقصوں کو پنجاب میں بھنگڑہ اور گِدا کہا جاتا ہے۔ یہ رقص اور یہ گیت ہماری زندگی کے مختلف مراحل کی تصویر کشی کرتے ہیں۔ پرانے دور میں یہ دیہی عوام کے سماجی۔ مذہبی رسوم ورواج اور طور طریقوں کی عکاسی کرتے تھے، لیکن اب یہ جدید شہری ثقافت کا بھی حصہ ہیں۔ ان کے بغیر اسکولوں کا کوئی بھی پروگرام مکمل نہیں ہوتا۔ یہ صدیوں پرانی تقریبات کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں اور غالباً ان کی ابتدا زرعی برادری کے لیے خوشحالی کے حصول کی آرزو، زمین کی زرخیزیت، مویشیوں کی صحت بلکہ بچوں کی پیدائش اور ان کی بقاء سے بھی ہوتی تھی۔ خوشی ومسرت منانے کی وجوہات اتنی زیادہ ہوتی ہیں کہ ان کو درج فہرست کرنا دشوار ہے۔ آپ ان سرگرمیوں کی فہرست تیار کرکے یہ دریافت کرنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے کہ لوگ ان کی وجہ سے خوشی ومسرت کا اظہار کیونکہ کرتے ہیں۔ آپ کو یہ مشغلہ نہ صرف انتہائی دلچسپ لگے گا، بلکہ اس کے سلسلے پر وقفے کا نشان نہیں لگا پائیں گے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ کیوں؟ کیونکہ ان کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ آپ اس تمام موسیقی، رقص اور ڈرامے کو نہیں جان پائیں گے جو ہمارے ملک کی میراث ہیں۔

ہندوستان ثروت مند ثقافت اور ورثہ کی سرزمین ہے۔ ہماری تہذیب کے آغاز سے ہی موسیقی، رقص، ڈرامہ ہماری ثقافت کا اٹوٹ حصہ رہے ہیں۔ ابتدائی طور پر فن کی ان شکلوں کو مذہبی اور سماجی اصلاحات کی تشہیر کے لیے استعمال کیا گیا جس میں اس کو مقبول بنانے کی غرض سے موسیقی اور رقص کو سمویا گیا۔ ویدک دور سے لے کر قرون وسطیٰ تک عمل پذیر فنون عوامی آگہی کا ایک اہم وسیلہ بنے رہے ہیں۔ ویدوں میں ویدک بھجنوں کے جپنے کے واضح اصول درج کیے گئے ہیں۔ مختلف بھجنوں کو گانے کے لیے ویدوں میں اتار چڑھاؤ

نوٹس

اور لہجہ کے بارے میں بھی بتایا گیا ہے۔ اس کا مقصد تعلیمی اور سماجی اصلاحات سے زیادہ مثالی پیش کش ہے۔ موجودہ دور میں فنون کی یہ شکلیں پوری دنیا کے عوام کی تفنن طبع کا وسیلہ بن چکی ہیں۔

مقاصد

اس سبق کو پڑھنے کے بعد آپ:

- تمثیلی فنون (پرفارمنگ آرٹس) کے مقاصد اور مختلف مرحلوں میں ان کے فروغ کو سمجھ سکیں گے؛
- قدیم اور قرون وسطیٰ میں پروفارمنگ آرٹس کی افادیت کو بیان کرسکیں گے؛
- موسیقی میں صوفی بزرگوں اور بھکتی سنتوں کے اشتراک شناخت کرسکیں گے؛
- ہندوستانی کلاسیکی موسیقی اور کارنیٹک (گلابی) موسیقی کے درمیان فرق کرسکیں گے؛
- ہندوستانی ثقافت میں کلاسیکی رقصوں، کلاسیکی موسیقی کے ساتھ ساتھ کلاسیکی رقصوں کے حصہ کو سمجھ سکیں گے؛
- ہندوستان میں مختلف مراحل میں ڈرامہ کے فروغ کی وضاحت کرسکیں گے اور لوک تھیٹر کے حصوں کی شناخت کرسکیں گے؛
- انسانی شخصیت کی نشوونما میں آرٹ کی تین شکلوں کی اہمیت کو پرکھ سکیں گے اور
- موسیقی، رقص اور ڈرامہ کے موجودہ منظر کا تجزیہ کرسکیں گے۔

12.1 پرفارمنگ آرٹس کا تصور

فن کیا ہے؟ ''فن انسان کی سبھی خصوصیات کا جمالیاتی طور پر اظہار ہے۔'' ان خصوصیات کو یعنی انسان کے متنوع جذبات کو ہندی زبان میں ''رس'' کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ''رس'' کے لفظی معنی ہیں میٹھا شربت۔ یہ ''آنند'' کی حتمی تسکین کو نمایاں کرتا ہے۔ انسانی جذبات کو نو ذیلی سرخیوں یا ''نورس'' میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ یہ اس طرح ہیں۔

1۔ ہاسیہ — ہنسی

2۔ بھیانک — بدشرنگار — جمالیاتی ذوق

3۔ ردر — بہادر — (ساونتی)

4۔ کرون — سوز وگداز

5۔ ویر — ہمت

6۔ ادبھت — تحیر

نوٹس

7۔ وبھتسا— خوف ودہشت

8۔ شانتی— امن

9۔ شرنگار— خودزیبائش

فن انسانی جذبات کی عکاسی کرتا ہے اور انسانی آرٹ کی مختلف شکلوں کے ذریعہ اپنی ذہنی کیفیت کا بے ساختہ اظہار کرتا ہے۔ چنانچہ دانشمند ذہن فنی تحریک کے ساتھ مل کر فن کو جنم دیتا ہے۔ ان تاثرات کا اظہار کئی اندازوں مثلاً گا کر، رقص کر کے، پینٹنگ کر کے، اداکاری، مجسمہ سازی کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ ان میں سے بعض تاثرات کا اظہار برموقع کاریگریوں کے ذریعہ اور کچھ کا بصری فنون کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ اسکیچنگ، پینٹنگ اور مجسمہ سازی بصری فنون ہیں۔ گانا، رقص کرنا اور اداکاری کرنا پرفارمنگ آرٹس کے زمرے میں آتا ہے۔ موسیقی زمانۂ قدیم سے ہی ہندوستان میں فن کی سب سے مقبول شکل رہی ہے۔ یہ سر ہیں سا رے، گا ما، پا، دھا، نے۔

ہندوستانی موسیقی کی قدیم ترین روایات سام وید سے ملتی ہیں، جس میں اس طرح کے اشلوک تھے، جن کو موسیقی کی دھن پر گایا جاتا تھا۔ ویدک بھجنوں کے جاپ کے لیے جن کے لیے اتار چڑھاؤ اور لہجہ ویدوں میں درج کیا گیا تھا، آج بھی مذہبی رسوم کا حصہ ہیں۔ پرفارمنگ آرٹس سے تعلق رکھنے والی سب سے قدیم کتاب بھرت کی ناٹیہ شاستر تھی جسے دوسری صدی قبل مسیح اور دوسری صدی عیسوی کے درمیان لکھا گیا تھا اور جس میں موسیقی سے متعلق چھ باب ہیں۔ ایک دوسری بڑی اور اہم کتاب شا نگ کی ''برہادیسی'' ہے۔ اس کتاب کو آٹھویں اور نویں صدی عیسوی کے درمیان لکھا گیا۔ اس مسودے میں پہلی بار راگوں کو نام دیا گیا اور ان کو گہری تفصیلات کے ساتھ بیان کیا گیا۔ سارنگ دیو کی کتاب ''سنگیت'' رتنا کر جو تیرہویں صدی میں لکھی گئی تھی، 264 راگوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ تاروں اور ہوا کے ذریعہ بجنے والے آلات موسیقی کی ایجاد اسی دور میں کی گئی۔ قدیم کتابوں میں بانسری، ڈھولوں، وینا اور مجیروں کا ذکر ملتا ہے۔ کئی راجاؤں مثلاً سمدر گپت، دھار کے راجہ بھوج اور کلیان کے راجہ سومیشور نے موسیقی کی سرپرستی کی۔ گپتا شاہی خاندان کا راجہ سمدر گپت خود بھی ایک کامیاب موسیقار تھا۔ اس کے ذریعہ رائج کردہ کچھ سکوں میں اسے وینا بجاتے ہوئے دکھلایا گیا ہے۔ موسیقی مندروں میں دیوی اور دیوتاؤں کی عبادت کے ساتھ بھی جڑی ہوئی تھی۔ بارہویں صدی میں اڑیسہ کے راجہ بے دیو نے ''گیتا گووندا'' میں ''راک کاویہ'' لکھا، جس کا ہر گیت مختلف راگوں کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے اور ان گیتوں کو رادھا اور کرشن کی محبت کے موضوع پر لکھا گیا تھا۔ ابھینو گپت (993-1055) کی کتاب ''ابھینو بھارتی'' موسیقی کے بارے میں کارآمد معلومات فراہم کرتی ہے۔ تمل موسیقی ایسی کئی اصطلاحیں اور تصورات موجود ہیں جو سنسکرت کتابوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ شیو بھکتوں نیناروں اور وشنو بھکتوں، الوروں نے اپنے گیت، موسیقی پر ترتیب دیے تھے۔

نوٹس

اسی طرح سے قرونِ وسطیٰ میں صوفیوں اور بھکتی سنتوں نے موسیقی کی ہمت افزائی کی۔ صوفی خانقاہوں میں قوالیاں گائی جاتی تھیں اور کیرتن اور بھجن بھکتی سنتوں کے درمیان مقبول تھے۔ کبیر، میرا بائی، سورداس، چندی داس، تلسی داس، ودیاپتی کے نام موسیقی کے ساتھ قریبی طور پر وابستہ ہیں۔ عظیم دانشور اور شاعر امیر خسرو نے موسیقی کو فروغ دینے میں زبردست اشتراک کیا۔ مالوہ کے ممتاز حکمراں باز بہادر اور اس کی ملکہ روپ متی نے نئے راگوں کو ایجاد کیا۔ سترہویں صدی کے دوران ابراہیم عادل شاہ روم کی کتاب ''کتاب نورس'' ہندو دیوی دیوتاؤں اور مسلم صوفی بزرگوں کی ستائش میں لکھے گئے گیتوں کا مجموعہ ہے۔ اکبر کے دربار کا سب سے زیادہ مشہور موسیقار تان سین تھا اور اس کا کوئی ثانی نہیں تھا گو کہ اس وقت بھی کئی اچھے اور پائے کے موسیقار موجود تھے۔ بیجو باورا بھی اکبر کے دربار کا ایک مشہور موسیقار تھا۔ موسیقی کے ان فنکاروں کی قدیم اور قرون وسطیٰ کے حکمرانوں کی جانب سے سرپرستی ان موسیقانہ روایات کو زندہ رکھنے کا ذریعہ بنی۔ درحقیقت مغل حکمراں موسیقی کے عظیم ترین سرپرست تھے۔ لین پولے کے مطابق بابر موسیقی کا زبردست دلدادہ تھا۔ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے بعض انتہائی مقبول موسیقی طرزوں مثلاً قوالی، خیال وغیرہ کو تیار کیا۔ ہمایوں نے موسیقی سے متعلق باتصویر ہندوستانی کتاب تیار کروائی۔ اکبر گیت لکھا کرتا تھا اور موسیقاروں کی ہمت افزائی کرتا تھا۔ سوامی ہری داس اور ان کے شاگردوں نے مختلف دھنوں پر کئی گیت ترتیب دیے۔ پنڈراک وٹھل موسیقی کا ایک عظیم اسکالر تھا، اس نے مشہور راگ مالا لکھی۔ ہندوستانی موسیقی کو میرابائی، تلسی داس اور سورداس کے ذریعہ گائے گئے گیتوں نے بھی ثروت مند بنایا۔

متن پر مبنی سوالات 12.1

درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

1۔ پرفارمنگ آرٹس کی مختلف شکلیں کیا ہیں؟

2۔ تفنن طبع اور تفریح کے علاوہ پرفارمنگ آرٹس کے دوسرے اثرات کیا ہیں؟

3۔ پرفارمنگ آرٹس سے متعلق قدیم ترین مسودہ کون سا ہے؟

4۔ پرفارمنگ آرٹس کے بارے میں 8ویں اور 9ویں صدی میں لکھی گئی کتابوں کے نام بتائیے۔

5۔ کس کتاب میں راگوں کو پہلی مرتبہ نام دیا گیا اور ان کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا؟

6۔ ''سنگیت رتناکر'' میں کتنے راگوں کا حوالہ دیا گیا ہے؟

7۔ جے دیو کی کتاب ''گیت گووندا'' کا کیا موضوع تھا؟

8۔ ان دو تمل شاعروں کے نام بتائیے جنھوں نے اپنی نظموں کو موسیقی کے مطابق ترتیب دیا؟

نوٹس

9۔ 'کتاب نورس' کس نے لکھی؟

10۔ مالوہ کے حکمراں باز بہادر اور اس کی ملکہ روپ متی نے موسیقی میں کیا حصہ ادا کیا؟

12.2 ہندوستانی کلاسیکی موسیقی کی تقسیم

قرونِ وسطیٰ کے دوران ہندوستانی کلاسیکی موسیقی وسیع طور پر دو روایات پر مبنی تھی۔ ہندوستانی کلاسیکی موسیقی جو شمالی ہند میں رائج تھی اور کارنیٹک موسیقی جس کا تعلق جنوبی ہندوستان سے تھا۔

ہندوستانی کلاسیکی موسیقی

ہندوستانی کلاسیکی موسیقی کا آغاز دہلی سلطنت کے دور سے اور امیر خسرو (1253-1325) سے ہوتا ہے، جنھوں نے موسیقی کی کارکردگیوں کی ہمت افزائی کی اور اس کے لیے موسیقی کے خصوصی آلات کا استعمال کیا۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انھوں نے ستار اور طبلہ کی ایجاد کی اور اس کے ساتھ ساتھ نئے راگوں کو رائج کیا۔ زیادہ تر ہندوستان موسیقار اپنا شجرہ نسب تان سین سے جوڑتے ہیں۔ ہندوستانی موسیقی کی مختلف طرز ہیں دھرپد، دھمار، ٹھمری، خیالی اور ٹپہ یہ کہا جاتا ہے کہ تان سین کی موسیقی میں جادوئی اثر تھا۔ وہ دریائے جمنا کی امنڈتی ہوئی لہروں کو روک سکتا تھا اور اپنے ''میگھ راگ'' سے بارش کرواسکتا تھا۔ درحقیقت اس کے خوش آہنگ گیت آج بھی ہندوستان کے ہر حصہ میں گائے جاتے ہیں۔ اکبر کے دربار میں کچھ دوسرے موسیقاروں مثلاً بیجو باورا اور سورداس کی بھی سرپرستی کی جاتی تھی۔

اس دور کے کچھ مقبول راگ تھے۔ بہار، بھیرویں، سندھو بھیرویں، بھیم پلاسی، درباری، دیش ہنس دھوانی، جے جینتی، میگھ ملھار، توڑی، یمن، پیلو، شیام، کلیان، کھماج۔

مختلف اقسام کے آلات موسیقی کے لحاظ سے ہندوستان کافی ثروت مند ہے۔ تاروالے آلات موسیقی میں سے ستار، سرود، سنتور اور سارنگی زیادہ مشہور ہیں۔ پکھواج، طبلہ اور مردنگ تال دینے والے آلات موسیقی ہیں۔ اسی طرح سے بانسری، شہنائی اور ندسورم بنیادی طور پر ہوا کے ذریعہ بجنے والے آلات موسیقی ہیں۔

ہندوستانی کلاسیکی موسیقی کے موسیقار عام طور پر کسی نہ کسی ''گھرانے'' یا موسیقی کے کسی ایک مخصوص انداز سے وابستہ ہوتے ہیں۔ جو ان کے انداز کو پیش کرتا ہے اور ان کو دوسروں سے علیٰحدہ کرتا ہے۔ گھرانے گروشیشہ انداز میں کام کرتے ہیں۔ یعنی شاگرد ایک مخصوص استاد سے موسیقی کے گر سیکھتے ہیں۔ جو ان کو موسیقی کے بارے میں اپنی معلومات اور انداز فراہم کرتا ہے۔ اور ان سبھی کا تعلق ایک گھرانے سے ہوتا ہے۔ گولیار گھرانہ کرانہ گھرانہ اور جے پور گھرانہ کچھ مشہور گھرانے ہیں۔

نوٹس

12.3 کارنٹیک موسیقی

کارنیٹک موسیقی میں کمپوزیشنوں کو مجموعی طور سے تین کمپوزوں سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جن کا زمانہ 1700 عیسوی سے 1850 عیسوی کے دوران تھا۔ یہ تین کمپوزر شیام شاستری، تھیاگ راج اور متوسوامی ڈکشتار تھے۔ پریندرداس کارنیٹک موسیقی کے ایک اور بڑے کمپوزر تھے۔ تمیاگ راج اور ایک سنت اور ایک فنکار دونوں حیثیت سے تعظیم دی جاتی ہے اور انھوں نے کارنیٹک موسیقی کو اس کی آخری بلندیوں تک پہنچایا۔ ان کے خاص کمپوزیشنوں کو ''کیرتی'' کے نام سے جانا جاتا ہے اور وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے مذہبی تھے۔ ان تین عظیم موسیقاروں نے موسیقی کی نئی شکلوں کے ساتھ تجربہ کیا۔ اس دور کے کچھ قابل ذکر موسیقار تھے، مہاودیاناتھ آئیر (93-1844)، پٹنم سبرامنیم آئیر (1854-1902) اور رامانندسری نواس آئنگر (1860-1919) بانسری، وینا، ندسورم، مردنگ، گھائم کارنیٹک موسیقی کے کچھ اہم آلات موسیقی ہیں۔

ہندوستانی اور کارنیٹک موسیقی کے درمیان برعکس خصوصیات کے باوجود کچھ مشابہتیں موجود ہیں۔ مثال کے طور پر کارنیٹک الپنا موسیقی ہندوستانی موسیقی کے آلاپ سے ملتا جلتا ہے۔ کارنیٹک کا ''تلانہ'' ہندوستانی موسیقی کے ''ترانہ'' سے مشابہت رکھتا ہے۔ دونوں ہی میں ''تال'' یا ''تالم'' پر زور دیا جاتا ہے۔

12.4 جدید ہندوستانی موسیقی

برطانوی حکومت کے ساتھ مغربی موسیقی بھی ہندوستان آئی۔ ہندوستانی موسیقاروں نے ان کے کچھ آلات موسیقی مثلاً وائلن اور کلارینٹ کو اپنایا جو ہندوستانی موسیقی سے مطابقت رکھتے تھے۔ اسٹیج پر موسیقی کو آرکسٹریائی اور انداز میں پیش کرنا ایک نئی تبدیلی تھی۔ دھنوں اور راگوں کی زبانی ادائیگی جگہ کیسٹوں نے لے لی۔ موسیقی کے پروگرام جو پہلے چند گنے چنے لوگوں کے لیے مخصوص تھے اب عوامی سطح لینے لگے اور ان کو ملک میں موسیقی کے ہزاروں پرستار دیکھ اور سن سکتے ہیں۔ موسیقی کی تعلیم اب صرف استاد اور شاگرد نظام تک محدود نہ رہ کر اب موسیقی اداروں کے ذریعہ دی جانے لگی۔

موسیقار

امیر خسرو، سدارنگ ادرنگ، میاں تان سین، گوپال ناٹک، سوامی ہری داس، پنڈت وی۔ ڈی پالوسکر، پنڈت وی۔ این، بھٹکنڈے، تھیاگ راج منوسوامی ڈکشتار، پنڈت اومکار ناتھ ٹھاکر، پنڈت ونائک راؤ پٹوردھن، استاد چاند خاں، استاد بڑے غلام علی خاں، استاد فیاض خاں، استاد نثار حسین خاں، استاد امیر حسین خاں، پنڈت بھیم سین جوشی، پنڈت کمار گندھرو، کیسر بائی کیرکر اور گنگو بائی ہنگل سبھی گویے تھے۔ فنکاران

نوٹس

ساز میں بابا علاء الدین خان، پنڈت روی شنکر استاد بسم اللہ خان، استاد اللہ رکھا خاں، استاد ذاکر حسین کچھ مشہور موسیقار ہیں۔

12.5 لوک موسیقی

کلاسیکی موسیقی کے علاوہ ہندوستانی کے پاس لوک موسیقی یا عوامی موسیقی ایک ثروت مند سرمایہ ہے۔ یہ موسیقی عوام کے جذبات کی عکاسی کرتی ہے۔ زندگی کے ہر واقعہ کو منانے کے لیے سادہ اور آسان گیت اور نظمیں لکھی جاتی ہیں۔ وہ خواہ تہوار ہوں یا نئے موسم کی آمد ہو شادی ہو یا بچے کا جنم ہو ہر موقع کے لیے گیت موجود ہیں۔

راجستھانی لوک گیت مثلاً ماند یا بنگال کا بھٹیالی پورے ہندوستان میں مشہور ہیں۔ راگنی ہریانہ کے لوک گیتوں کی انتہائی مقبول شکل ہے۔

لوک گیتوں کے اپنے خصوصی مفہوم ومعنی اور پیغام ہوتے ہیں۔ ان میں اکثر تاریخی واقعات یا اہم رسوم ورواج کا ذکر کیا جاتا ہے۔ کشمیر کا گلراز عام طور پر ایک لوک داستان ہے اور مدھیہ پردیش کا لوک گیت پانڈیانی ایک کہانی ہے جسے گیت کی شکل دی گئی ہے۔ مسلم محرم کے دوران سوزخوانی پڑھتے ہیں اور عیسائی تہوار کے موقعوں پر گروپوں کی شکل میں بڑے دن کے نغمہ کو گاتے ہیں۔

متن پر مبنی سوالات 12.2

1۔ ہندوستانی کلاسیکی موسیقی کے دو اہم حصّے کون سے ہیں؟

2۔ ہندوستانی موسیقی کے مختلف اسٹائل کیا ہیں؟

3۔ ہندوستانی کلاسیکی موسیقی میں گھرانہ کیا ہے؟

4۔ ہندوستان کے کچھ مشہور موسیقی گھرانوں کے نام بتایئے؟

5۔ کارنیٹک موسیقی میں کیرتی سے کیا مراد ہے؟

نوٹس

7۔ کارنیٹک موسیقی سے جڑے ہوئے کچھ اہم آلات موسیقی کیا ہیں؟

8۔ ہندوستانی کلاسیکی موسیقی اور کاریٹک موسیقی کی کچھ مشابہہ خصوصیات بتایئے۔

12.6 ہندوستان کے رقص

رِگ وید میں رقص (نرتی) اور رقصوں (نرتو) کا حوالہ دیا گیا ہے اور اس کا موازنہ، روشن اور تابناک طلوع سے کیا گیا ہے۔ جائیمینیا اور کوسیتکی رقص اور موسیقی دونوں کا ایک ساتھ ذکر ملتا ہے۔ رزمیہ زمین اور سورگ دونوں میں رقصوں کے لاتعداد حوالے ملتے ہیں۔

موسیقی کی طرح ہندوستانی رقص نے بھی ثروت مند کلاسیکی روایات قائم کی ہیں۔ اس میں کہانی کو بیان کرتے ہوئے تاثرات اور جذبات کے اظہار کی زبردست قوت موجود ہے۔

ہندوستان رقص کے تانے بانے ہڑپائی ثقافت کے ساتھ ملتے ہیں۔ ''رقص کناں لڑکی'' کے کانسہ کے مجسمہ کی دریافت اس حقیقت کو ثابت کرتی ہے کہ ہڑپا دور میں کچھ عورتیں رقص کرتی تھیں۔

روایتی ہندوستان ثقافت میں رقص کا عمل مذہبی تصورات کا علامتی تاثر تھا۔ نٹراج کی شکل میں بھگوان شیو کی مورتی کائناتی گردش کی تخلیق اور تباہی کی ترجمانی کرتی ہے۔ نٹراج کی شکل میں شیو کی مورتی ہندوستان عوام کے درمیان رقص کی مقبولیت کو واضح طور پر دکھلاتی ہے۔ ملک کے جنوبی حصہ میں ایک مندر ایسا نہیں جہاں مختلف شکلوں میں رقاصوں کی مورتیاں نصب نہ ہوں۔ درحقیقت کلاسیکی رقص کی شکلیں مثلاً کتھاکلی، بھرتناٹیم، کتھک، منی پوری، کچی پوڈی اور اوڈیسی ہمارے ثقافتی ورثہ کا اہم حصہ ہیں۔

یہ کہنا مشکل ہے کہ رقص کی ابتدا کس دور میں ہوئی، لیکن یہ واضح ہے کہ رقص کا وجود خوشی کے اظہار کی کوشش سے ہوا۔ دھیرے دھیرے رقص لوک اور کلاسیکی زمروں میں تبدیل ہوتے چلے گئے۔ رقص کی کلاسیکی شکل کی ادائیگی مندروں اور شاہی درباروں میں کی جاتی تھی۔ مندروں میں رقص کا مذہبی مقصد ہوتا تھا، جبکہ درباروں میں اسے خاص طور سے تفنن طبع کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ دونوں ہی صورتوں میں رقص کے فنکار پورے جذبہ اور عقیدت کے ساتھ اس کی ادائیگی کرتے تھے اور یہ ان کے لیے پرستش سے کم نہیں تھا۔ جنوبی ہندوستانی میں بھرت ناٹیم اور مذہبی اتم مندروں میں رسوم کے ایک اہم پہلو کے طور پر پروان چڑھے۔ کیرالا میں کتھاکلی رقص کی ایک شکل ''یکش گان'' میں رامائن اور مہابھارت کی کہانیاں پیش کی جاتی ہیں۔ جبکہ کتھک اور منی پوری کی زیادہ تر وابستگی کرشن اور اس کی لیلاؤں کے ساتھ ہوتی ہے۔ اوڈیسی کی ادائیگی بھگوان جگن ناتھ کی عبادت کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ گوکہ کتھک کا موضوع کرشن لیلا اور بھگوان شیو کی کہانیاں ہوتی

نوٹس

تھیں، لیکن قرونِ وسطیٰ میں یہ رقص شاہی درباروں میں بھی پیش کیا جاتا تھا۔ ٹھمری اور غزل کے ساتھ رومانی اشارے کنایے اس پہلو کی عکاسی کرتے تھے۔ منی پوری رقص بھی مذہبی مقصد کے تحت ادا کیا جاتا تھا۔ لوک رقص عام آدمیوں کی زندگی سے وابستہ ہیں اور میں ان کو ایک ساتھ مل کر ادا کیا جاتا ہے۔ آسام میں فصلوں کی کٹائی کے پورے موسم کو ''بیہو'' رقص کے ساتھ گذارا جاتا ہے۔ اسی طرح کے گجرات کے گربا، پنجاب کے بھنگڑہ اور گدہ، میزورم کے بھورقص، مہاراشٹر کے مچھیروں کے رقص کوئی کشمیر کے دھمال اور بنگال کے چاہو رقص پرفارمنگ آرٹس کی منفرد مثالیں ہیں جن کے ذریعہ عوام اپنی خوشی ومسرت اور رنج وغم کا اظہار کرتے ہیں۔

آرٹ کی اس شکل کے تجزیاتی مطالعہ کا جہاں تک تعلق ہے، بھرت کی ''ناٹیہ شاستر'' معلومات کا بنیادی ذریعہ ہے اور جس میں بنیادی طور پر ڈرامہ کے بارے میں تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔ بھرت نے رقص اور اس کے مختلف انگوں (عضوں) کے بارے میں تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ چہرے کے تاثرات، جسم کی حرکت، ہست مدرا اور قدموں کا تال میل ان سبھی کو تین زمروں میں سمویا گیا ہے، جن کے نام ہیں ''نرتہ'' (پدسنچالن) ''نرتیہ'' (انگ سنچالن) اور ناٹیہ (ابھینے) مرد اور عورت دونوں ہی رقص میں گہری دلچسپی لیتے تھے، لیکن اس سلسلہ میں عورتوں کو عام طور سے اچھی نظروں سے نہیں دیکھا جاتا تھا۔ تاہم موسیقی کے عظیم مفکرین اور مختلف سماجی اور مذہبی اصلاحی تحریکوں کی کوششوں سے آج خواتین رقاصاؤں کو گہرے احترام کا مقام دیا جاتا ہے۔

قرونِ وسطیٰ میں رقص کی شکل کتھک کو مسلم حکمرانوں نے بڑھاوا دیا۔ ہم نے اورنگزیب کے علاوہ سبھی مغل بادشاہوں کے درباروں میں رقص کی پیش کش کے بارے میں پڑھا ہے۔ جنوبی ہندوستان میں مندر، ان کے ضمن اور عمارت کے دوسرے حصے سبھی رقاصوں کے لیے ایک اہم اسٹیج کی حیثیت رکھتے تھے۔ نورس، رام، کرشن، گنیش، درگا سبھی اساطیری کہانیوں کی رقصوں کی شکل میں تجسیم کی گئی ہے۔ شمال کے بعض حکمرانوں مثلاً واجد علی شاہ موسیقی اور رقص کا عظیم سرپرست تھا اور یہیں پر لکھنؤ گھرانے کی داغ بیل پڑی تھی۔ موجودہ دور کے رقاص مثلاً پنڈت برجو مہاراج کا رقص کے لکھنؤ مکتبِ فکر سے تعلق ہے۔ قرونِ وسطیٰ میں جنوبی ہندوستان رقصوں کے ان اصولوں پر سختی کے ساتھ کاربند رہا جو سنسکرت کی کتابوں میں درج تھے۔ یہ ایک تعلیم گاہ میں تبدیل ہوگیا اور رقص کے انسٹی ٹیوٹ پہلی مرتبہ جنوبی علاقہ میں ہی قائم کیے گئے۔

دور جدید میں ہمیں جنوبی ہندوستان میں کلاسیکی رقص کی زیادہ سے زیادہ شکلیں ملتی ہیں۔ یہ شکلیں ہیں کچی پوڈی، بھرت ناٹیم، موہنی ناٹیم، کتھا کلی، مشرقی ہندوستان میں اوڈیسی رقص تیزی کے ساتھ فروغ پذیر ہوا۔

کلاسیکی رقص کے علاوہ لوک رقص بھی تیزی کے ساتھ پھلے پھولے۔ زیادہ تر علاقوں میں رقص کی

نوٹس

مقامی شکل مقبول ہے۔ منی پوری رقص، سنتھل رقص، رابندرناتھ کے رقص، ڈرامے، چاہو، رس، گڈا، بھنگڑہ، گربا رقص کی کچھ ایسی شکلیں ہیں، جو ہندوستان مقبول عام ہیں۔ یہ انتہائی مشہور رقص ہیں اور ان میں کافی مہارت اور اختراع موجود ہے۔ ہمارے ملک کے عملی طور پر ہر علاقہ کا اپنا ایک مخصوص لوک رقص ہے۔ مثال کے طور پر آسام کا بیہو، لداخ کا نقاب ڈانس، میگھالیہ کا رنگلا رقص، سکم کا بھوٹیا یا لیپچا رقص اپنے علاقوں میں کافی مقبول ہیں۔ اسی طرح سے کچھ ایسے رقص ہیں، جن کو ہم ماڈی رقص کہتے ہیں۔ رقص کی اس شکل میں اترانچل کا چھولیا رقص، کیرالا کا کالاری پیٹو، منی پور کا ٹانگاٹا کافی مشہور رقص ہیں۔

فی الوقت آرٹ کی سبھی تین شکلیں ہمارے ملک میں ترقی کررہی ہیں۔ موسیقی ادارے کھلے ہوئے ہیں، جنھوں نے لوگوں کو موسیقی سیکھنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ خیرگڑھ کا اندرا کلا وشواس ودیالیہ موسیقی کی یونیورسٹی ہے۔ گندھرو ودیالیہ، کتھک کیندر یہ جنوبی ہندوستان کے کئی ادارے اپنے انداز میں موسیقی کی تشہیر کررہے ہیں۔ موسیقی کانفرنسیں، مجالس، لیکچروں، مظاہروں کے ذریعہ موسیقی کو ہندوستان کے کونے کونے میں پہنچایا جارہا ہے۔ اسپیک، میکائے، انڈیا انٹرنیشنل دیہی ثقافتی مرکز جیسی سوسائٹیاں فنکاروں اور موجودہ نسل کے درمیانی تعلق کو بنائے رکھنے کے لیے کڑی محنت کررہے ہیں۔

ملک سے باہر موسیقاروں نے اپنے قدم جمالیے ہیں اور پنڈت روی شنکر اور استاد علی اکبر خاں، اللہ رکھا وغیرہ نے غیر ملکیوں کو ہندوستانی موسیقی کی تربیت دینے کے لیے باوقار تدریسی ادارے قائم کیے ہیں۔ کئی غیر ملکی یونیورسیٹیاں بھی طلباء کو ڈگریاں اور ڈپلوما دے کر فن کی شکلوں کو فروغ دے رہی ہیں۔ ہندوستانی موسیقاروں اور رقاصوں کو مختلف پروگراموں میں شرکت کرنے اور اپنے فن کا مظاہرہ کرنے کے لیے مساوی دنیا میں بلایا جاتا ہے۔

موجودہ ہندوستان کے نامور رقاص

کتھک

- پنڈت برجومہاراج، پنڈت شمبھومہاراج، ستارہ دیوی، پنڈت گوپی کرشن اور پنڈت لچھومہاراج

بھرت ناٹیم

- سروج ویدیاناتھن، پدماسبرامنیم، گیتا چندرن

اوڈیسی

- کیلوچرن مہاپاتر، سنجوکتا پانی گرہی، کرن سہگل اور مادھوی مدگل

کچی پوڈی

- سوپن سندری، ستیہ نارائن سرما، راجہ ریڈی، رادھا ریڈی اور سونل مان سنگھ

نوٹس

ماہرین موسیقی

- بھرت متنگا منی، نارد منی، پنڈت شرنگا دیو، پنڈت سومناتھ اور پنڈت اہوبالا،
- پنڈت وناٹک مکھی، پنڈت راما ماتیہ، ایس۔ ایم۔ ٹیگور اور اچاریہ کے۔ سی۔ ڈی۔ برہاپستی

گذشتہ کچھ دہائیوں میں رقص کے مقام اور اس کی ادائیگی میں تبدیلی آئی ہے۔ نوجوانوں نے اپنی ذاتی صلاحیتوں میں اضافہ کرنے کے لیے رقص کی تربیت حاصل کرنا شروع کی ہے۔ کچھ اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں رقص کی تربیت دینے کے لیے علیحدہ شعبوں کو قائم کیا گیا ہے۔ کئی مشہور کلاسیکی رقاصوں کو پدم شری اور پدم بھوشن جیسے قومی ایوارڈوں سے نوازا گیا ہے۔

وادیٔ سندھ کی کھدائی کے دوران دستیاب رقص کناں لڑکی کے مجسمہ کی دریافت سے لے کر موجودہ دور تک تاریخ کے مختلف ادوار کے دوران ہندوستانی عوام فنون کی مختلف شکلوں کے ذریعہ گا کر یا رقص کر کے اپنے غم اور مسرت کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ فن کی اس شکل کو اپنے پیار، نفرت، آرزوؤں اور بقاء کی اپنی جدو جہد کے اظہار کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہے، جس کے نتیجہ میں بھاری ثقافت ثروت مند بنتی رہی ہے۔

متن پر مبنی سوالات 12.3

1۔ شیو بھگوان کی نٹراج شکل کس چیز کی نمائندگی کرتی ہے؟

2۔ رقص کی دو شکلیں کون سی ہیں؟

3۔ درج ذیل کے جوڑے بنایئے:

لوک رقص کی شکل	ریاست
بیہو	بنگال
گربا	میزروم
بھنگڑہ اور گِدا	مہاراشٹر
بمبو ڈانس	کشمیر
دھال	گجرات
چو	آسام

4۔ رقص کی تین وسیع شکلیں کیا ہیں؟

نوٹس

5۔ کتھک کے دو مشہور رقاصوں کے نام بتایئے؟

6۔ بھرت ناٹیم کے کچھ مشہور رقاصوں کے نام بتایئے۔

12.7 ڈرامہ

مقامی روایات اور جدید ریسرچ یہ بتاتی ہے کہ ہندوستانی ڈرامہ کی ابتدا ویدوں سے ہوئی۔ رامائن میں ہم نے عورتوں کی ڈرامہ ٹولی کے بارے میں پڑھا ہے جبکہ کوٹلیہ کی ارتھ شاستر میں موسیقاروں، رقاصوں اور ڈرامہ کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے۔

ڈرامہ ایک پرفارمنگ آرٹ ہے، جس کو قدیم زمانے سے انجام دیا جارہا ہے۔ ڈرامہ بچے کی حرکات سے تخلیق ہوسکتا ہے۔ وہ جس طرح سے حرکات کرتا ہے، قلقاریاں مارتا ہے اور طفلانہ خوش فعلیاں کرتا ہے وہ ڈرامہ کی ابتدا ہے۔

پرانے وقتوں سے ہی دیوی دیوتاؤں اور راکھشسوں کے درمیان لڑائی کی اساطیری کہانیاں مشہور رہی ہیں۔ بھرت نے ''ناٹیہ شاستر'' لکھی اور ''اسور پراجیہ'' اور ''امرت منتھن'' جیسے ڈراموں کی تخلیق کی۔ ''ناٹیہ شاستر'' ڈرامہ اور دوسرے پرفارمنگ آرٹس کے بارے میں عظیم ترین کتاب ہے۔

دوسرا زمانہ بھاس کا تھا، جس نے اودین، رامائن اور مہابھارت، سوپن وسبدت پر مبنی ڈرامے لکھے جو اس کے شاہکاروں میں شمار ہوتے ہیں۔ دوسری صدی قبل مسیح میں پتا نجلی کی ''مہا بھاشیہ'' ڈرامے کے کئی پہلوؤں مثلاً اداکاروں، موسیقی، اسٹیج، ادائیگیوں میں رس جنھیں کام سویدھا اور بالی بندھو کہا جاتا تھا، روشنی ڈالی گئی ہے۔

ڈرامے کا حوالہ دیتے ہوئے بھرت نے ''نٹ'' (مرد فنکار) اور ''نٹی'' (خاتون اداکار)، موسیقی، رقص آلات موسیقی، ڈائلاگ، موضوعات اور اسٹیج کے بارے میں بات کی ہے۔ اس سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ بھرت کے دور میں ڈرامہ اپنی درستگی کی انتہائی سطح تک پہنچ چکا تھا۔ بھرت کے نزدیک ڈرامہ کمیونیکیشن کا ایک مکمل وسیلہ تھا۔ اس نے ڈرامہ کے لیے ایک گھری ہوئی جگہ کے تصور کا بھی آغاز کیا۔ اس کی کتاب میں ایک برادری کا حوالہ ملتا ہے، جسے ''شیلوس'' کہا جاتا تھا اور جو ڈرامے کی پیشہ ورانہ کمپنیاں تھیں۔ شجاعت و بہادری کے گیت گانا اس وقت انتہائی مقبول تھا۔ اس کے نتیجہ میں پیشہ ور گلوکاروں کی منڈلیاں وجود میں آئیں، جنھیں ''کش لاوا'' کہا جاتا تھا۔

پرفارمنگ آرٹس: موسیقی، رقص اور ڈرامہ

بودھ اور مہاویر کے دور میں ڈرامہ ان کے مذاہب کی نشر و اشاعت کا وسیلہ تھا۔ لوگوں کے درمیان تبلیغ کے لیے چھوٹے ناٹکوں اور طویل ڈراموں کا اہتمام کیا جاتا تھا۔ ڈراموں کی کشش میں اضافہ کرنے کے لیے موسیقی اور رقص نے بھی ایک انتہائی اہم رول ادا کیا۔

دسویں صدی کے آغاز تک قدیم ادوار میں پڑھے لکھے لوگوں کی زبان سنسکرت تھی۔ چنانچہ ڈرامے زیادہ تر اسی زبان میں پیش کیے جاتے تھے۔ تاہم نچلے طبقے سے تعلق رکھنے والے اداکاروں اور خواتین اداکاروں سے ''پراکرت'' میں مکالمے ادا کروائے جاتے تھے۔ کوٹلیہ کی ''ارتھ شاستر'' وتسیان کی ''کام سوتر'' اور کالیداس کی کتاب ''ابھی جنن شکنتلم'' یہ سبھی کتابیں سنسکرت میں لکھی گئیں اور یہ اس زمانے کے اہم ڈرامے تھے۔ لباس ایک اور مشہور ڈرامہ نگار تھا، جس تیرہ ڈرامے لکھے۔ پراکرت زبان کے ڈرامے 10ویں صدی کے بعد مقبول ہوئے۔ ودیا پتی جس کا تعلق چودھویں صدی عیسوی سے تھا ایک اور اہم ڈرامہ نویس تھا۔ اس نے گیتوں میں ہندی اور دوسری علاقائی زبانوں کو رائج کیا۔ اوماپتی مشرا اور شاردا تانیہ نے بھی اس دور میں ڈرامہ کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔

ڈرامے کے سیاق وسباق میں دو اقسام وجود میں آئیں — کلاسیکی ڈرامہ جس میں موضوع کا گنجلک پن اور ڈرامائی خصوصوت کی باریکیاں ہوتی ہیں اور — لوک تھیٹر — ان کی خصوصیت بے ساختگی اور فطری پن ہوتا ہے۔ لوک تھیٹروں میں مقامی بولیوں کا، استعمال کیا جاتا تھا اور اسی لیے مختلف علاقوں میں کئی طرح کے لوک تھیٹروں کو فروغ ملا۔ مختلف علاقوں میں لوک تھیٹروں کو مختلف نام دیے گئے مثلاً:

1) بنگال، جاترا، کریتانا، ناٹک
2) بہار، بدیسیا
3) راجستھان، رس، جھومر، ڈھولا مارو
4) اتر پردیش، رس، نوٹنکی، سوانگ، بھانڈ
5) گجرات، بھوائی
6) مہاراشٹر، لاریت، تماشہ
7) تمل ناڈو کیرل، کرناٹک، کتھاکلی، یکش گانی

> کنٹلیشو ردیتیم ایک ڈرامہ ہے جو یہ ثابت کرتا ہے کہ کالی داس کا تعلق گپتا عہد سے تھا۔

آلات موسیقی مثلاً ڈھول، کرتال، منجیرا، کھنجیرا کچھ ایسے ساز تھے جنھیں لوک تھیٹر میں استعمال کیا جاتا تھا۔

قرونِ وسطیٰ میں موسیقی اور رقص کو عروج ملا لیکن ڈرامہ کو زیادہ مقبولیت حاصل نہیں ہو پائی۔ واجد علی شاہ فن کے عظیم سرپرست تھے اور انھوں نے ڈرامے کی سرپرستی بھی کی۔ انھوں نے فنکاروں کو تھیٹر میں حصہ

نوٹس

لینے کی ترغیب دی اور ان کی مدد کی۔ جنوبی علاقہ میں مثالی بولیوں کے استعمال کی وجہ سے تھیٹر زیادہ مقبول تھا۔

ملک میں برطانیوں کی آمد نے سماج کے کردار کو تبدیل کر دیا۔ اٹھارویں صدی میں ایک انگریز نے کلکتہ میں ایک تھیٹر قائم کیا۔ ایک روسی ہوراشم لبیدیو نے بنگالی تھیٹر کی داغ بیل ڈالی جس نے ہندوستان میں جدید تھیٹر کی ابتدا کی۔ انگریزی ڈراموں اور خاص طور سے شیکسپیئر کے ڈراموں نے ہندوستانی ڈرامہ کو متاثر کیا۔ پڑھے لکھے ہندوستانیوں کے ذریعہ بنائے گئے تھیٹر کھلے ہوئے تھیٹروں سے مختلف تھے۔ اب اسٹیجوں پر رولنگ پردے لگے ہوئے تھے اور ان میں منظروں کی تبدیلی کا انتظام ہوتا تھا۔ بمبئی میں قائم کی گئی ایک پارسی کمپنی نے یہ دکھلایا کہ تھیٹر کو کاروباری مقاصد کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ڈراموں میں المیوں، طنز و مزاح اور شہری زندگی کی پیچیدگیوں اور دشواریوں کو دکھایا جانے لگا، اس دور میں ڈرامے مختلف علاقائی زبانوں میں لکھنے لگے۔ اس کے ساتھ ساتھ لوک تھیٹر مثلاً جاترا، نوٹنکی، خیالی (راجستھانی لوک) اور ناچ کو بھی فروغ ملا۔ ایک دوسرا پہلو جس نے پرفارمنگ آرٹس کو متاثر کیا لوک شکلوں کو کلاسیکی شکلوں میں سمونا تھا۔ مختلف میدانوں کے نقادوں نے اپنے متعلقہ فنون کو عوام کی خدمت اور فلاح و بہبود کا وسیلہ بنا لیا۔ چنانچہ انھوں نے لوگوں تک رسائی حاصل کرنے کے لیے لوک فنون کو استعمال کیا۔ ڈرامہ کی تخلیق کرنے کے معاملہ میں اسی طرح کی صورت حال سامنے آئی۔ قرون وسطیٰ کا ایک مقبول ڈرامہ ''ودیا سندر''، جاترا سے متاثر ہو کر لکھا گیا تھا۔ ''گیت گووندا'' عظیم شاعر جے دیو کا ایک مثالی کارنامہ ہے۔ اس میں کرشن کی کہانیوں کو کرتا نیا ناٹک اور ''جاترا'' طرز میں سمویا گیا ہے۔

فی الوقت ڈرامہ کے میدان میں کئی تجربے کیے جا رہے ہیں۔ شمبھو مترا، فیصل القاضی، بادل سرکار، وجے تندولکر اور دوسرے ڈرامہ نویسوں کے ڈراموں پر مغربی اثر بہت واضح ہے۔

اس وقت ڈرامے کی کئی اشکال فروغ پذیر ہیں اور ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

(a اسٹیج تھیٹر
(b ریڈیو تھیٹر
(c نکڑ ناٹک
(d یک فردی ڈرامہ
(e موسیقی تھیٹر
(f مختصر ڈرامے
(g یک منظری ڈرامے

رقص اور ڈرامے کے متنی اور موضوعاتی پہلو کا جہاں تک تعلق ہے ہمیں تخلیقی ادب کی تحقیق کرنی ہوگی۔

سب سے زیادہ اہم ادبی واقعہ جس نے نہ صرف رقص اور ڈرامہ کو متاثر کیا، بلکہ پینٹنگ پر بھی اثر ڈالا۔ 13ویں صدی عیسوی میں جے دیو کی تخلیق ''گیت'' گووندا تھی رقص اور ڈرامہ پر اس کے گہرے اثر کو مشرق میں منی پور سے آسام، مغرب میں گجرات، شمال میں متھرا اور ورنداون اور جنوب میں تمل ناڈو اور کیرل تک، الغرض پورے ہندوستان پر دیکھا جاسکتا۔ ''گیت گووندا'' کے بارے میں پورے ملک میں لا تعداد تبصرات تحریر کیے گئے ہیں۔ گیت گووندا کی بنیاد پر رقص یا ڈرامے کے مواددوں کے طور پر بڑی تعداد میں مینو اسکرپٹ تیار کیے گئے ہیں اور کئی علاقائی تھیٹریکل روایتوں کے لیے یہ تخلیق بنیادی متن کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس مدت کے دوران وشو دھرم کے پھیلاؤ نے رقص، ڈرامہ اور موسیقی کی مختلف شکلوں کے فروغ کو اور بھی زیادہ تیز رفتار دی۔

12.8 کچھ اہم ڈرامے اور ان کے مصنفین

ڈرامہ فن کی ایک شکل ہے، جس کا ہندوستان میں طویل تاریخی پس منظر ہے، لیکن اس کا تجزیاتی نظریہ اور موضوعاتی مطالعہ بھرت نے ''ناٹیہ شاستر'' میں پیش کیا ہے۔ اس کتاب میں یہ بتایا گیا ہے کہ موسیقی اور رقص ڈرامے کے اہم اور لازمی حصّے ہیں۔ رامائن، مہابھارت اور کالیداس، بھانی بھٹ اور بھاس کے ذریعہ لکھے گئے ڈرامے فن کی ان تین شکلوں کے تال میل کی مثالیں ہیں۔ کچھ مشہور ڈراموں کا ذکر ذیل میں کیا جارہا ہے:

نمبر شمار	نام	مصنف
1۔	میگھ دوتم	کالیداس
2۔	ابھگیان شکنتلم	کالیداس
3۔	پدماوتی	مدھوسودن
4۔	ہرش چرترم	بان بھٹ
5۔	نیل دیوی	بھرتیندو
6۔	ستیہ ہریش چندر	بھرتیندو
7۔	اندھیر نگری	بھرتیندو
8۔	چندراول	جے شنکر پرساد
9۔	اجات شترو	جے شنکر پرساد
10۔	راجیہ شری	جے شنکر پرساد
11۔	چندر گپت	جے شنکر پرساد

نوٹس

12۔	پرائسچت	جے شنکر پرساد
13۔	کرونالیہ	جے شنکر پرساد
14۔	بھرتیندو	جے شنکر پرساد

متن پر مبنی سوالات 12.4

1۔ ڈرامے کی ابتدائی شکلیں کون سی تھیں؟

2۔ بھرت کے دو ڈراموں کے نام بتائیے۔

3۔ بھرت کے مطابق ترسیل کے مکمل ذرائع کیا ہیں؟

4۔ کون سی برادری کے پاس کاروباری ڈرامہ کمپنیاں تھیں؟

5۔ کوشیلا وا کون تھے؟

6۔ آج کل ڈرامے کی کون سی شکل رائج ہیں؟

7۔ کالیداس کے دو ڈراموں کا نام بتائیے؟

8۔ ڈرامہ ''پدماوتی'' کس نے لکھا تھا؟

9۔ جے شنکر پرساد کے دو ڈراموں کے نام بتائیے۔

12.9 پرفارمنگ آرٹس کا موجودہ منظر

فی الوقت فن کی تینوں شکلیں یعنی رقص، موسیقی اور ڈرامہ ملک میں فروغ پذیر ہیں۔ موسیقی کے کئی

نوٹس

ادارے مثلاً گندھرو مہاودیالیہ اور پریاگ سنگیت سمیتی تقریباً پچاس برسوں سے کلاسیکی موسیقی اور رقص کی تربیت فراہم کررہے ہیں۔ ہندوستان میں کئی اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں نے فن کی ان شکلوں کو اپنے نصاب کے ایک حصہ کے طور پر اپنایا ہے۔ خیر گڑھ کا اندرا سنگیت وشو ودیالیہ موسیقی کی ایک یونیورسٹی ہے۔ کتھک کیندر، نیشنل اسکول آف ڈرامہ، بھارتیہ کلا کیندر اور کئی دوسرے ادارے اپنے طریقوں سے موسیقی کو فروغ دے رہے ہیں۔ موسیقی کانفرنسیں، بیٹھکیں، لیکچر اور مظاہرے منظّم کیے جاتے ہیں اور موسیقار، موسیقی اسکالر، موسیقی استاد اور نقاد موسیقی اور رقص کو مقبول بنانے کے لیے اپنی تگ و دو میں مصروف رہتے ہیں۔ ''اسپک میکائے، سنگیت ناٹک اکادمی اور دیگر سوسائٹیاں ہندوستانی موسیقی رقص اور ڈرامے کو محفوظ کرنے، فروغ دینے اور اس کو مقبول بنانے کے لیے کڑی محنت کررہے ہیں اور ان کا یہ کام نہ صرف قومی بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی جاری ہے۔

موسیقاروں نے بین الاقوامی سطح پر انتہائی نمایاں اشتراک کیا ہے۔ پنڈت روی شنکر، استاد علی اکبر خاں اور استاد اللہ رکھا خاں کے ذریعہ بیرونی ملک قائم کیے گئے کئی ادارے غیر ملکیوں کو ہندوستانی موسیقی کی تربیت دینے میں مصروف ہیں۔ کئی غیر ملکی یونیورسٹیوں میں ہندوستانی پرفارمنگ آرٹس سے متعلق شعبہ موجود ہیں اور وہ طلبا کو ڈگریاں اور ڈپلوما فراہم کرتے ہیں۔ ہندوستان فنکاروں کو مختلف پروگراموں میں شریک ہونے اور اپنے فن کا مظاہرہ کرنے کے لیے پوری دنیا میں مدعو کیا جاتا ہے۔ مختلف ایجنسیاں مثلاً ہندوستانی کونسل برائے ثقافتی تعلقات (آئی سی سی آر) اور وزارت برائے فروغ انسانی وسائل مشہور اور نامور فنکاروں کے ساتھ ساتھ ابھرتے ہوئے فنکاروں کو بھی مالی امداد، اسکالرشپ اور فیلو شپ فراہم کرکے اور ہندوستانی موسیقی، رقص اور ڈرامہ کے میدان میں دوسرے ملکوں کے ساتھ پروگراموں کا تبادلہ کرکے فن کی ان شکلوں کی تشہیر میں مسلسل مصروف رہتی ہیں۔

12.10 فن کی شکلیں اور انسانی شخصیت کا ارتقا

فن کی ان شکلوں کے ساتھ لوگوں کی وابستگی ان کو یقینی طور پر ایک بہتر انسان بناتی ہے۔ اس لیے کہ موسیقی، رقص اور ڈرامہ کی انتہائی نوعیت روح انسانی کو بلند آہنگ کرتی ہے اور ایک خوشگوار ماحول پیدا کرتی ہے۔ فن کی ان شکلوں کے بارے میں معلومات اور ان پر عمل انسان کی شخصیت کے ارتقا میں معاونت کرتی ہے۔ فن کی ان شکلوں کو اپنا کر انسان ذہنی توازن اور سکون، ضبط نفس اور سب کے لیے محبت کا جذبہ حاصل کرسکتا ہے۔ ان کی ادائیگی انسان کے اندر خود اعتمادی اور اپنے آپ کو ہر طرح کے مطابق ڈھالنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔ منفی احساسات معدوم ہوجاتے ہیں اس لیے کہ موسیقی، رقص اور ڈرامہ ہمیں محبت اور دوسروں کے لیے بھلائی کا سبق دیتے ہیں۔

متن پر مبنی سوالات 12.5

درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

1- حکومت ہند کی اس وزارت کا نام بتایئے جو پرفارمنگ کی تینوں شکلوں کو فروغ دیتی ہے۔

2- حکومت ہند کی کسی ایک ایجنسی کا نام بتایئے جو پرفارمنگ آرٹس کے فروغ کے لیے کام کرتی ہے۔

3- حکومت نامور فنکاروں کو کس طرح بڑھاوا دیتی ہے؟

4- پرفارمنگ آرٹس ہماری مدد کس طرح کرتے ہیں؟

آپ نے کیا سیکھا

- فن کی تین شکلیں، موسیقی، رقص اور ڈرامہ، ہندوستانی ثقافت کا اٹوٹ حصہ ہیں۔
- ہم نے ڈرامہ کے میدان میں ناٹیہ شاستر کے مصنف بھرت سے بہت کچھ حاصل کیا۔
- ملک کے اندر سیاسی اتھل پتھل کے باوجود فن کی ان شکلوں کا اثر معدوم نہیں ہوا۔
- فن کی شکلوں میں کلاسیکی خصوصیت کو برقرار رکھنے کے لیے عوام اور ماہرین نے گہری دلچسپی لی اور کڑی محنت کی
- ہندوستان میں پرفارمنگ آرٹس پر مغرب کا نمایاں اثر ہے۔
- موجودہ دور میں بھی ملک میں اور بیرون ملک آرٹ کی ان شکلوں کا ایک مقبول مقام ہے۔

اختتامی سوالات

1- ہندوستان میں پرفارمنگ آرٹس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

2- ہندوستان میں پرفارمنگ آرٹس کے ارتقاء کو دریافت کیجیے۔

3۔ جدید ہندوستانی موسیقی میں رائج تبدیلیوں کے بارے میں بتائیے۔
4۔ لوک گیتوں کی کیا اہمیت ہے؟ کچھ لوک گیتوں کے نام بتائیے۔
5۔ رقص کی کلاسیکی شکلوں کی کیا اہمیت ہے؟ ہندوستان میں رقص کی کچھ کلاسیکی شکلوں کے نام بتائیے۔
6۔ ہندوستان میں انگریزوں کی آمد کی وجہ سے ڈرامہ گہری تبدیلیوں سے گذرا، وضاحت کیجیے۔
7۔ ہندوستان میں پرفارمنگ آرٹس پھلنے پھولنے کی زبردست صلاحیت رکھتا ہے۔

نوٹس

متن پرمبنی سوالات کے جوابات

12.1

1۔ رقص، ڈرامہ موسیقی
2۔ یہ عوام کی تربیت کا ایک ذریعہ بھی ہے۔
3۔ بھرت کا ناٹیہ شاستر، اس کو ممکنہ طور پر دوسری صدی قبل مسیح اور دوسری صدی عیسوی کے درمیان لکھا گیا۔
4۔ متنگا کی برہادیسی
5۔ برہادیسی کی عبارتیں
6۔ 264 راگ
7۔ رادھا اور کرشن کا پیار
8۔ شیو بھکت نینار اور ویشنو بھکت الور
9۔ ابراہیم عادل شاہ II
10۔ انھوں نے نئے راگوں کو رائج کیا

12.2

1۔ (a) شمالی ہند کا ہندوستانی کلاسیکی موسیقی
(b) جنوبی ہند کی کارنیٹک موسیقی
2۔ دھرپد، دھامر، ٹھمری، خیال اور ٹپّہ
3۔ یہ گروشِشیہ پرمپرا کا موسیقی سے متعلق ایک مخصوص انداز ہے۔
4۔ جے پور گھرانہ، کیرانہ گھرانہ اور گوالیار گھرانہ

نوٹس

5- خاص کمپوزیشن

6- (a) شیام شاستری

(b) تھیاگ راج

(c) متھوسوامی

(d) پریندر داس

7- بانسری، مونیا، نداسورم، مردنگ، گھاٹم

8- (a) کارنیٹک، الپنا، ہندوستانی موسیقی کے آلاپ سے مشابہ ہے۔

(b) کارنیٹک کا تلانہ ہندوستانی موسیقی کے ترانہ سے مماثلت رکھتا ہے۔

(c) دونوں ہی میں تال یا تالم پر زور دیا جاتا ہے۔

9- (a) ماند، راجستھان

(b) بھٹیالی، بنگال

10- یہ سادہ گیت ہوتے ہیں، جنھیں زندگی کے ہر موقع کے لیے لکھا جاتا ہے

12.3

1- کائناتی گردش کی تخلیق اور تباہی

2- رقص کی کلاسیکی شکلیں اور لوک رقص

3-

بیہو	آسام
گربہ	گجرات
بھنگڑہ اور گدہ	پنجاب
بمبو رقص	میزورم
کولی	مہاراشٹر (ماہی گیروں کا رقص)
دھال	کشمیر
چو	بنگال

4- (a) نرتا (پدسنچالن)

(b) نرتیہ (انگ سنچالن)

(c) ناٹیہ) ابھینے

5- پنڈت برجو مہاراج، پنڈت شمبھو مہاراج، ستارہ دیوی، پنڈت گوپی کرشن اور پنڈت لچھو مہاراج

6۔ (a) گیتا چندرن
(b) ڈاکٹر پدما سبرامنیم
(c) شریمتی سروج ویدیا ناتھن

12.4

1۔ بچہ ہمکتا ہے، قلقاریاں مارتا ہے اور معصوم حرکتیں کرتا ہے۔
2۔ اسور پراجیہ، امرت منتھن
3۔ ڈرامہ
4۔ شیلوش
5۔ پیشہ ور گویے جو بہادری کی داستانوں کو ڈرامائی انداز میں گاتے تھے۔
6۔ (a) اسٹیج تھیٹر
(b) ریڈیو تھیٹر
(c) نکڑ ناٹک
(d) یک نفری ڈرامہ
(e) موسیقی تھیٹر
(f) مختصر ناٹک
(g) یک منظر ڈرامے
7۔ (a) میگھ دوتم
(b) ابھگیان شکنتلم
8۔ مدھوسودن
9۔ (a) جات شترو
(b) چندر گپت
(c) پرائسچت
(d) راجیہ شری
(e) کرونالیہ

نوٹس

12.5

1۔ وزارت برائے فروغ انسانی وسائل

2۔ ہندوستانی کونسل برائے ثقافتی تعلقات (آئی سی سی آر)

3۔ مالی امداد، اسکالرشپ فراہم کرکے اور پروگراموں کا تبادلہ کرکے

4۔ پرفارمنگ آرٹس ذہنی توازن، ضبط نفس اور سب کے لیے محبت کا جذبہ فراہم کرتا ہے۔ یہ خود اعتمادی کو بڑھاتا ہے اور اپنے آپ کو ہر طرح کے حالات کے مطابق ڈھالنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔